سوال

(70) نظرِ بد سے بچنے کے لیے سنت سے ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی مسلمان کے لیے جائز ہے کہ نظر بد سے احتیاط کرے، کیا اس کا سنت میں کوئی ثبوت ہے؟ اور کیا یہ اللہ پر توکل کے خلاف نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ''نظر لگ جانا حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو وہ نظر ہی ہوتی، اور جب تم سے غسل کروایا جائے تو غسل کر دیا کرو۔'' (صحیح مسلم، کتاب السلام، باب ابطب والمریض والرقی، حدیث: 2188)

اور "نظر" سے مراد انسانی نظر ہی ہے جو بعض اوقات چیزوں پر اس طرح سے اثر انداز ہوتی ہے کہ انہیں تلف اور خراب کر دیتی ہے، اور یہ سب اللہ کے حکم اور تقدیر سے ہوتا ہے۔ اور یہ کیسے ہوتا ہے؟ تو اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، اتنا ضرور ہے کچھ طبیعتوں میں کوئی شرارت سی ہوتی ہے، تو جب وہ کسی چیز کو ٹکٹکی لگا کر دیکھ لیں تو اللہ کے حکم سے اس میں کچھ ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ چیز خراب ہو جاتی ہے یا انسان وغیرہ بیمار ہو جاتا ہے۔

اور جائز ہے کہ ان چیزوں سے محتاط رہا جائے کہ انسان کو کسی کی نظر لگے اور ایسے اسباب اختیار کیے جائیں جو انسان کو اس کے شر سے محفوظ رکھیں، مثلا تعوذ پڑھنا اور دم کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سید حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو جنوں اور انسانوں کی بد نظری سے تحفظ کے لیے دم کیا کرتے تھے۔ اور جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بد نظری سے بچاؤ کے لیے دم کیا کرتے تھے۔ اور اس دم کے الفاظ یہ ہوتے تھے:

بسم اللہ أرقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس أو عین حاسد، اللہ یشفیک بسم اللہ أرقیک (سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب التعوذ للمریض، حدیث: 972۔ صحیح ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما عوذ بہ النبی وما عوذ بہ، حدیث: 3523)

''میں تجھے اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تجھے اذیت دے، وہ کوئی جان ہو یا کسی حاسد کی آنکھ، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں۔''

انسان پر واجب ہے کہ یہ دعائیں پڑھا کرے اور ایسے اسباب اختیار کرے جن کے ذریعے سے وہ اس سے محفوظ رہے، اور اگر یہ پریشانی آ جائے تو اس کا علاج کرے۔ اگر کسی انسان کے متعلق شبہ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے تو اسے کہے کہ وہ اپنا کپڑا وغیرہ دھو کر پانی دے، جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ "جب تم سے دھلوایا جائے/غسل کروایا جائے تو دھو دو/یا غسل

کردو۔ (صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمریض والرقی، حدیث: 2188)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 124

محدث فتویٰ